تعزیتی اجلاس دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب

مرتب: محمد سیف اللہ نوید
معاون ناظم مرکزی دفتر وفاق

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ! اما بعد

شیخ المشائخ، رئیس المحدثین، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان، حضرت اقدس، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ 17 ربیع الثانی 1438ھ مطابق 15 جنوری 2017ء بروز اتوار رات ساڑھے نو بجے اس دار فناء سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، 16 جنوری 2017ء بروز اتوار جامعہ فاروقیہ کراچی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

نماز جنازہ کی ادائیگی اور اکابر حضرات سے اہم امور پر مشاورت کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم العالی ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، کراچی سے واپس ملتان تشریف لے آئے اور مورخہ 20 ربیع الثانی 1438ھ مطابق 19 جنوری 2017ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر مرکزی دفتر وفاق المدارس گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان تشریف لائے۔

مرکزی دفتر وفاق میں ان کی صدارت میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا ابن الحسن عباسی صاحب، حضرت مولانا عبد المجید صاحب ناظم مرکزی دفتر، جناب چوہدری محمد ریاض عابد صاحب محاسب دفتر، جناب راشد مختار صاحب آئی ٹی منیجر سمیت مرکزی دفتر وفاق المدارس کے مختلف شعبہ جات کے ذمہ داران و جملہ کارکنان نے شرکت کی۔

حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم نے حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر دفتر وفاق کے کارکنان سے تعزیت کی۔ انہوں نے حضرتؒ کی سرپرستی اور رفاقت میں گزارے ہوئے گزشتہ 37 سالہ دور کا تذکرہ فرمایا اور اپنے تجربات کی روشنی میں کارکنانِ وفاق کو قیمتی نصائح بھی فرمائے۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت، خدمات اور ان کے ساتھ اپنی

رفاقت کی یادوں پر مشتمل ایک پر اثر، جامع، معلومات آفریں گفتگو اور خطاب فرمایا، جو پیش خدمت ہے۔

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم . كل من عليها فان و يبقىٰ وجه ربك ذوالجلال والاكرام. و قال الله تبارك و تعالىٰ من المومنين رجال صدقوا ماعاهدوالله عليه،فمنهم من قضىٰ نحبه ومنهم من ينتظر ومابدلوا تبديلا(الاحزاب)

ہمارے رفقاء اور ہمارے وفاق المدارس کے کارکنان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ سب حضرات کو معلوم ہے کہ ہمارے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے صدر اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے بانی، موسس اور مہتمم، رئیس المحد ثین، استاذ المحد ثین، استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ دار فانی سے دار باقی کی طرف رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

میں آپ حضرات کی خدمت میں تعزیت کے لئے حاضر ہوا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک مستحق تعزیت ہے۔ آپ ہم سے اور ہم آپ سے تعزیت کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ یہ سانحہ بہت بڑا سانحہ ہے، نا قابل تلافی نقصان ہے۔ حضرتؒ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا، یہ خلا کبھی پر نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی صلاحیتوں سے، عظمتوں سے اور کمالات سے نوازا تھا۔ ایسی جامع شخصیت جو اتحاد کی علامت ہو، جن کی ذات میں مرکزیت ہو، کوئی شخصیت نظر نہیں آ رہی۔ ہمارے حضرت اقدسؒ کی محنت، اخلاص، جہدِ مسلسل کا یہ نتیجہ وثمرہ ہے کہ آج وفاق المدارس العربیہ پاکستان آفاق میں پہنچا ہے اور وفاق الحمد للہ ایک مستحکم، مضبوط اور مثالی ادارہ بن چکا ہے۔

آج سے 38 سال پہلے جب حضرتؒ وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ بنے تو اس وقت وفاق المدارس کی یہ کیفیت تھی کہ بہت سے حضرات یہ کہتے تھے کہ آؤ ہم اس کا جنازہ پڑھ لیں، وفاق المدارس حالت نزع میں تھا، یہ اس کی کیفیت تھی۔ حضرتؒ نے اپنے اخلاص اور محنت سے نہ صرف یہ کہ اس کو نئی زندگی دی، حیات نو دی بلکہ اس کو جوانی عطا کی، اس کو شباب عطا کیا۔ میں اور آپ تصور نہیں کر سکتے کہ حضرتؒ نے کتنی محنت اس وفاق کے لئے کی، کیا انتھک کوششیں کیں؟! حضرتؒ نے بلوچستان کے دشوار ترین علاقوں میں بھی دن رات سفر کیا۔ گاؤں گاؤں، قریہ قریہ گئے۔ آج الحمد للہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ پورے ملک میں آپ کے مدارس کا جال پھیلا ہوا ہے اور پورے ملک کے مدارس وفاق سے ملحق ہو چکے ہیں۔ پورے ملک کے مدارس کی ڈاک، خط کتابت، رابطہ یہ تمام چیزیں جو آپ دیکھ رہے ہیں، یہ آج سے 38 سال پہلے اس کا دائرہ کار بہت محدود تھا۔

لیکن الحمد للہ! قریہ قریہ، شہر شہر، گاؤں گاؤں، گلی گلی جو وفاق کو پہنچایا ہے وہ ہمارے حضرتؒ نے پہنچایا ہے۔ حضرتؒ نے دن رات سفر کیے، آپ تصور نہیں کر سکتے کہ کس محنت کے ساتھ انہوں نے کام کیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب 1982ء میں حضرت کے ساتھ پنجاب کے مدارس کے دورے کا موقع ملا۔ تو نماز فجر اول وقت میں ہم پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ہم سفر پر روانہ ہو جاتے، مدارس کے معائنہ کے لئے۔ ہم تین لوگ تھے۔ حضرت اقدسؒ ہمارے وفد کے سربراہ تھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اور میں تھا۔ پنجاب کے مدارس کا ہم نے اکٹھے دس روزہ دورہ کیا۔ صبح چار یا پانچ بجے کا وقت مقرر ہوتا تھا۔ حضرت مولانا عبدالمجیدؒ یا مجھے تاخیر ہو جاتی تھی، لیکن حضرت اقدسؒ مقررہ وقت پر ہم سے پہلے تیار ہوتے تھے۔ ہمارا سفر صبح فجر سے پہلے شروع ہوتا اور رات کے بارہ بجے تک، اور واپس آ کر سوتے تھے پانچ، چھ گھنٹے۔ میں سب سے کم عمر تھا اور حضرت اقدس اس وقت سب سے بڑی عمر کے تھے، لیکن سب سے زیادہ باہمت تھے۔ یعنی صبح نکلتے اور رات دس گیارہ بجے تک مسلسل سفر میں رہتے۔ ایک مدرسے میں گئے، دوسرے میں، تیسرے میں۔ پہلے ایک شہر میں گئے، دوسرے شہر میں اور آگے مسلسل سفر کرتے رہتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں حضرتؒ جیسا باہمت انسان نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ اب آخری وقت جبکہ حضرتؒ کی عمر 96 سال ہوگئی اور مشین یہ بتا رہی کہ ان کا دل حرکت نہیں کر رہا، لیکن حضرت پھر بھی باہمت ہیں، ڈاکٹر بھی حیران تھے۔

اسی طرح آپ حضرات نے خود دیکھا کہ پیرانہ سالی میں، ضعف میں...... جب یہاں دفتر وفاق میں مارکنگ ہوتی تھی...... حضرت پورے دو سے تین ہفتے یہاں قیام فرماتے تھے اور مارکنگ کے نظم اور دیگر کاموں کی نگرانی فرماتے تھے۔ گذشتہ سال ہم نے جو اجتماعات کیے۔ سوات، مانسہرہ، پشاور ہر جگہ حضرتؒ پہنچے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں بڑی ہمت عطاء فرمائی، وفاق المدارس ان کی پہلی ترجیح تھی۔ علمی شخصیت، روحانی شخصیت، ان کے کون کون سے کمالات ذکر کریں، جامع کمالات تھے۔ **لیس علی اللّٰہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد**...... ان کی ذات میں ایک پورا جہاں جمع تھا۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن اور تحریک تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کے دنیا سے جانے کا، جہاں جامعہ فاروقیہ کا نقصان ہے، جہاں علمی حلقوں کا نقصان ہے، جہاں موت العالم موت العالَم کے پیش نظر یہ پوری دنیا کا نقصان ہے اور جہاں یہ اہل حق کا نقصان ہے، تمام مسلک کا نقصان ہے۔ وہاں براہ راست جن اداروں کا یہ نقصان ہے، ان میں سرفہرست وفاق المدارس ہے۔

یہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا سب سے بڑا نقصان ہے۔ وہ اتحاد کی علامت تھے۔ وہ نہ صرف وفاق المدارس کے صدر تھے بلکہ تمام مسالک کے وفاقوں کے بھی صدر تھے، کیونکہ اتحاد تنظیمات مدارس کے صدر تھے۔ اب تمام مسالک کے وفاقوں کے ذمہ داران حضرتؒ کی وفات پر ہم سے تعزیت کر رہے ہیں۔ وہ بھی یہ محسوس

کر رہے ہیں کہ ہم ایک ایسی شخصیت سے محروم ہو گئے جو کہ سب کی متفقہ شخصیت تھی، جن پر سب کا اتفاق تھا، وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ایسا خلا ہے کہ جو کبھی پر نہیں ہو سکتا۔ اس پر آپ سب بھی غمزدہ و افسردہ ہیں اور ہم بھی ہیں۔

اس لئے آج ہم ایک دوسرے سے تعزیت کر رہے ہیں۔ یہ براہ راست ہمارے وفاق کا نقصان ہے۔ وہ اگرچہ کراچی میں ہوتے تھے، مگر کہیں بھی ہوں ہر ایک چیز پر ان کی نظر ہوتی تھی۔ ایک ایک چیز کو دیکھتے تھے، پوچھتے تھے اور راہنمائی فرماتے تھے۔ ہدایات دیا کرتے تھے، ہمیں روکا ٹوکا کرتے تھے۔ اس بات کا مجھے تو بہت صدمہ ہے کہ ہمیں روکنے، ٹوکنے اور سمجھانے والی ہستی چلی گئی۔ ایسی شخصیات اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہیں۔ مجھے تو انہوں نے بیٹوں کی طرح سمجھا اور راہنمائی فرمائی۔ ایسی مربی، محسن اور مصلح شخصیت چلی گئی۔ آخری ایام میں حضرتؒ اور مجھے دور کرنے کی جو کوششیں کی گئیں، سازش کی گئی، ان لوگوں کا ہدف تھا وفاق، الحمدللہ حضرتؒ کی زندگی میں یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ حضرت مجھ سے مطمئن ہو کر گئے۔ حضرتؒ کی وفات سے تین دن قبل میں دوبارہ حضرتؒ کے پاس گیا تو مجھے بہت ساری دعائیں دیں اور میرے سر پر دست شفقت رکھا۔ ان کی دعائیں میرے لئے سرمایہ حیات ہیں۔ وفاق کو توڑنے کی جو سازش تھی، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناکام ہوئی اور وفاق سرخرو ہوا۔ حضرتؒ بہت کڑا احتساب کرنے والے تھے حضرتؒ نے ہمارا احتساب کیا اور احتساب کے بعد شفقت بھی فرمائی اور تمام اکابرین نے اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار فرمایا۔

الحمدللہ ہم نے وفاق کے تمام امور حضرت کی رہنمائی اور ارشادات کے مطابق انجام دیے ہیں۔ 37 سال تک حضرتؒ کی رفاقت نصیب ہوئی ہے۔ حکومتی معاملات ہوں، دباؤ ہو، تحفظ مدارس کا معاملہ ہو، کبھی ہم نے اپنے موقف میں مداہنت سے کام نہیں لیا۔ الحمدللہ میں تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ آج مدارس جو آزاد ہیں حضرتؒ کی راہنمائی اور محنت کا ثمرہ ہے۔ نصاب تعلیم، نظام تعلیم، مالیات، امتحان، قوانین ان معاملات میں حکومت ہمیں جکڑنا چاہتی تھی۔ لیکن ہم نے کبھی دباؤ قبول نہیں کیا اور کوئی تبدیلی نہیں کی۔

میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ حضرتؒ کی وفات سے سب سے زیادہ متاثر جو ادارہ ہوا ہے وہ وفاق المدارس ہے۔ یہ سب سے زیادہ غمزدہ ہے۔ اس لئے میری اور آپ کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ جب اکابر موجود ہوتے ہیں تو آدمی مطمئن ہوتا ہے کہ بڑے موجود ہیں، لیکن جب بڑوں کا سایہ نہ رہے تو زیادہ فکر، محنت اور تندہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعزیت کا مطلب ہے تسلی، تو میں آپ کو تسلی دینے اور آپ سے تسلی لینے کے لئے آیا ہوں۔ ہمارا غم مشترکہ ہے۔ اس لئے میں چاہ رہا تھا کہ میں فوراً آ جاؤں۔ چنانچہ رات ہی میں کراچی سے واپس آیا

تو آج آپ حضرات کے پاس تعزیت کے لئے آیا ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرتؒ کی محنت اور توانائیاں جہاں دوسرے اداروں اور علمی کاموں پر لگی ہیں وہاں سب سے زیادہ وفاق پر لگی ہیں۔ لیکن اب ہماری وفا کا تقاضا ہے کہ ہم اس ادارے کے لئے پہلے سے زیادہ محنت کریں اور وفاق کی ترقی کے لئے کام کریں، جس کے لئے حضرتؒ نے اپنی ساری زندگی صرف کردی۔ حضرت درخواستیؒ فرمایا کرتے تھے کہ "کبَّرنی موت الکبرا"۔ بڑوں کی موت نے مجھے بڑا کردیا۔

چنانچہ وفاق المدارس ہمارے پاس ان کی امانت ہے۔ اس امانت کو ہم نے سنبھالنا ہے، اس کی حفاظت کرنی ہے اور اس کی ترقی کے لئے پہلے سے زیادہ کام کرنا ہے۔ الحمدللہ ہمارے کارکنان پہلے بھی بھرپور محنت، ذمہ داری اور فرض شناسی سے کام کرتے ہیں۔ اب پہلے سے زیادہ ذمہ داری سے کام کریں۔ ضوابط پر سختی سے عملدرآمد کریں۔ ضابطے کے خلاف کسی بھی کام کی خاطر کسی کی سفارش یا دباؤ کو اپنے اوپر اثرانداز نہ ہونے دیں۔ بالفرض اگر وفاق کا کوئی عہدیدار بھی آپ کو کسی ایسے کام کا حکم دیتا ہے جو وفاق کے ضابطہ سے متصادم ہو تو اسے ضابطے کی یاددہانی کروادیں۔ حتیٰ کہ اگر میں بھی کوئی ایسا کام بتاؤں تو اس بارے میں مجھے ضابطہ بتایا جائے۔ جو بندہ جس ادارے میں کام کرتا ہے اسے دیانتدار، ذمہ دار، سمجھدار، رازدار اور وفادار ہونا ضروری ہے۔ آپ حضرات اس پر عملدرآمد کریں اور اطمینان اور یکسوئی کے ساتھ وفاق کی خدمت انجام دیں۔ آپ ہمارے دست و بازو ہیں، ہم آپ کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ ان شاء اللہ

اس موقع پر حضرت مولانا ابن الحسن عباسی صاحب زیدمجدہم نے حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ اور حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم العالی کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ حضرت شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جانے کا غم بہت بڑا ہے اور ان کے خلا کو پر نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اطمینان کا ایک پہلو یہ ہے کہ حضرت شیخؒ نے حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم کی صورت میں اپنا ایک ایسا معتمد عالم چھوڑا ہے، جن کی حضرت شیخؒ نے 37 سال تک تربیت کی اور حضرتؒ کے ساتھ ان کی طویل ترین رفاقت رہی۔ انہوں نے کہا کہ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا حنیف جالندھری صاحب جیسا ناظم اعلیٰ وفاق کو نہیں ملے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ جملہ کارکنان حضرتؒ کے لئے دُعا فرمایا کریں اور حضرت جالندھری مدظلہم کے لئے بھی دعا کیا کریں اور یہ بھی دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ وفاق کو ہر قسم کی سازشوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

آخر میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایصال ثواب اور دعا مغفرت کی گئی۔ دعا کے ساتھ شام چار بجے یہ تعزیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔